Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۹۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — وَمَنْ ... عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم بدھ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | یکم جمادی الاول ۱۴۰۰ھ — ۱۹ امان ۱۳۵۹ش — ۱۹ مارچ ۱۹۸۰ء | نمبر ۶۵

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۱۸ امان (مارچ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ مولیٰ کریم حضور کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر گام پر آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بلڈ پریشر میں مزید ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب کرام توجہ سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو کامل صحت یابی عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

ربوہ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ۔ جماعت احمدیہ کے ۹۱ سال پورے ہونے پر ۲۳ مارچ ۱۹۸۰ء کو مسجد مبارک ربوہ میں صبح نو بجے سے بارہ بجے تک یوم مسیح موعودؑ کا جلسہ منعقد ہوگا۔ خواتین کے لئے پردے کا انتظام ہوگا۔ احباب و خواتین کثرت سے شرکت فرمائیں۔ خواتین کا جلسہ علیحدہ نہیں ہوگا۔ (صدر عمومی ربوہ)

• مکرم مولوی محمود احمد صاحب چیمہ رئیس التبلیغ انڈونیشیا نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مکرم مولوی مرزا محمد ادریس صاحب بیمار ہیں اور بغرض علاج ہسپتال میں داخل ہیں قارئین الفضل سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(وکیل التبشیر)

ضروری اعلان

"نصرت جہاں آگے بڑھو" پروگرام کے لئے جو ایم ۔ اے ۔ ایس سی پاس احباب جماعت اپنی خدمات پیش کرنا چاہیں وہ اپنی درخواستیں مع نقول سرٹیفکیٹس و فوٹو جلد بھجوائیں اور ۲۴ مارچ کو صبح نو بجے دفتر نصرت جہاں میں انٹرویو کے لئے حاضر ہوں۔ صدر جماعت و قائد مقامی کی تصدیق بھی ساتھ لائیں

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

جلسہ یوم مسیح موعود

مورخہ ۲۳ مارچ بروز اتوار بوقت صبح دس بجے مسجد احمدیہ دار الذکر لاہور میں منعقد ہوگا۔ مرکز سے علماء کرام تشریف لائیں گے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ جلسہ میں کثرت سے شمولیت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں

ملک عبد اللطیف ستکوہی

سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور

گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ ربوہ

گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ مورخہ ۱۹-۲۰-۲۱ مارچ ۱۹۸۰ء کو ربوہ میں ہوگا۔ اس میں شمولیت کے لئے زیادہ سے زیادہ احمدی گھوڑ سوار تشریف لائیں۔

(ناظم اشاعت و رابطہ)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بچے

بدظنی انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (الحجرات ۱۳)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو بہت سے گمانوں (بدظنی) سے بچتے رہا کرو۔ کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں۔

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ (مسلم)

ترجمہ:۔ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے۔ اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوءِ ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تاکہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

غرض بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۷۱)

"فساد اس سے شروع ہوتا ہے کہ انسان ظنون فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کرے۔ اگر نیک ظن کرے تو پھر کچھ دینے کی توفیق بھی مل جاتی ہے۔ جب پہلی ہی منزل پر خطا کی تو پھر منزل مقصود پر پہنچنا مشکل ہے۔ بدظنی بہت بری چیز ہے۔ انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے۔ اور پھر بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنی شروع کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۱)

پبلشر مسعود احمد:۔ پرنٹر سید عبد الحی مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

یکم جمادی الاوّل سنہ ۱۴۰۰ھ

۱۹ امان ۱۳۵۹ہش

۱۹ مارچ ۱۹۸۰ء

عنداللہ قبولیت کی سب سے بڑی علامت

اللہ تعالیٰ کے نزدیک اصل اور حقیقی دین صرف اسلام ہے جیسا کہ اُس نے خود فرمایا ہے :-

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (اٰل عمران آیت ۲۰)

جب اصل اور حقیقی دین اسلام ہے تو ظاہر ہے جملہ دیگر مذاہب کے مقابلہ میں وہی خدا تعالیٰ کی نگاہ میں قابلِ قبول بھی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوعِ انسان کو مخاطب کر کے فرمایا :-

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ ج وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ (اٰلِ عمران آیت ۸۶)

ترجمہ :- اور جو شخص اسلام کے سوا کسی (اور) دین کو (اختیار کرنا) چاہے تو (وہ یاد رکھے کہ) وہ اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

ظاہر ہے کہ جب اسلام ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اصل حقیقی اور پسندیدہ دین ہے اور اُس کی نگاہ میں بجز اسلام کے کوئی اور دین سرے سے قابلِ قبول ہی نہیں ہے تو پھر لازماً اسلام ہی میں بعض ایسے خصائص ہونے چاہئیں جن سے دوسرے مذاہب یکسر محروم و بے نصیب ہوں۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ خود اسلام کو اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور مقبول دین کے طور پر اختیار کرنے والوں میں قبولیت کی ایسی واضح اور نمایاں علامات اور نشانیاں ظاہر ہونی چاہئیں جو دوسرے مذاہب کے پیروؤں میں مفقود ہوں۔ اگر قبولیت کی یہ علامتیں ان میں ظاہر نہ ہوں تو پھر ماننا پڑے گا کہ غیر مذاہب اور اسلام میں اور اسی طرح غیر مذاہب کے پیروؤں اور اسلام کے پیروؤں میں کوئی مابہ الامتیاز نہیں جو بالبداہت غلط ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ مابہ الامتیاز جو قبولیت کی علامات کا آئینہ دار ہو کیا ہو سکتا ہے؟

سو وہ مابہ الامتیاز یہ ہے کہ اسلام کا خدا ایک زندہ خدا ہے وہ اسلام کے حقیقی پیروؤں کو جب وہ اسے پکاریں ان کی پکار کا جواب دیتا ہے اور ان سے ہمکلام ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ تمام دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی اِس نمایاں خصوصیت اور مابہ الامتیاز کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۸۷)

ترجمہ :- اور (اے رسول!) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تو جواب دے کہ) میں (ان کے) پاس ہی ہوں۔ جب دُعا کرنے والا پکارے تو مَیں اس کی پکار کا جواب دیتا ہوں (یعنی اس کی دُعا کو قبول کرتا ہوں) سو چاہیئے کہ وہ بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

بلکہ خدا نے مومنوں کو حکم دیا ہے کہ تم مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا۔ جیسا کہ فرمایا :-

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط (المؤمن آیت ۶۱)

ترجمہ :- مجھے پکارو میں تمہاری دُعا سنوں گا۔

پھر دیگر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کا یہ مابہ الامتیاز صرف دعاؤں کی قبولیت تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ جو لوگ اسلام کو قبول [illegible] اس پر مستقل مزاجی سے عمل پیرا ہوں گے خدا تعالیٰ اپنے فرشتے نازل کر کے ان کی وساطت سے ان سے ہمکلام ہوگا اور انہیں بشارتوں سے نوازے گا۔ چنانچہ قبولیت کی اس عظیم الشان علامت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِكَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُكُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ج

(حٰمٓ السجدہ آیات ۳۱، ۳۲)

ترجمہ :- وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا ربّ ہے۔ پھر مستقل مزاجی سے سیدھی راہ پر گامزن رہے ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم [illegible] اور اُس جنّت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے۔

یہ وہ سب سے بڑا اور سب سے اہم مابہ الامتیاز ہے جو اسلام کو تمام دوسرے ادیان سے ممتاز کرنے والا ہے اور عنداللہ مقبولیّت کی ایک واضح علامت پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ اسلام کی کامل پیروی کئے بغیر کسی کو بھی شرف مکالمہ و مخاطبہ مل ہی نہیں سکتا دوسرے مذاہب کے پیرو اس شرف سے یکسر محروم ہیں۔ اب یہ شرف صرف اور صرف اسلام کی پیروی کے ساتھ ہی مخصوص ہے۔ اسی لئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی اس لازوال فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :-

"یاد رکھو کہ سلسلہ مکالمہ مخاطبہ اسلام کی روح ہے۔ ورنہ اگر اسلام کو یہ شرف حاصل نہ ہوتا تو یقیناً اسلام بھی دوسرے مذاہب کی طرح ایک مُردہ مذہب ہوتا۔ اس بات کو خوب سمجھ لو کہ اگر اسلام اس فضلِ الٰہی اور برکت سے خالی ہوتا تو یقیناً اسلام میں بھی کوئی وجۂ فضیلت نہ تھی۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ وہ اس قسم کے زندہ نمونے اسلام میں ہر صدی کے سر پر بھیجتا رہا ہے۔ اور اس طرح سے ہمیشہ اسلام کا زندہ مذہب ہونا دنیا پر ثابت کرتا رہا ہے۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۶۹)

بموقعہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ ربوہ

جِیَادُ صَافِنَاتُ

(اعلیٰ درجہ کے گھوڑے)

فضا رنگین، مسرت کا سماں ہے
گلوں میں پیار کی خوشبو عیاں ہے
بہت پُر کیف ہے بادِ بہاری
کسی گل رُخ کی آمد کا گماں ہے

الٰہی شاد و خرّم ہوں وہ دائم
کہ ان سے رونقِ کون و مکاں ہے
خوشا! یہ اہتمامِ خیلِ رحماں
بلاشک اِک سلیمانی نشاں ہے

علامت ہے یہ قومی زندگی کی
یہی رُوحِ بہارِ جاوداں ہے
مبارک ہوں جِیَادُ صَافِنَاتُ
سلامت ہاتھ ہوں جن میں عناں ہے

سدا غالب رہے دشمن پہ یارب!
وطن اپنا "حرم" کا پاسباں ہے
سلامت قافلہ وہ رہبرِ حق
کہ میرِ کارواں ہے کامراں ہے

بہت ہی شاد و خرّم آج کے دن
یہاں پہ ہر کوئی پیر و جواں ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنی تحقیق دربارہ تخلیق و تکوینِ کائنات *

(مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب - شیخوپورہ)

تخلیقِ کائنات کے بارے میں سائنسی اکتشافات اور مذہبی تعلیمات مختلف نظریات اور عقائد پر مشتمل ہیں۔ ہر دو معلومات میں یہ فرق نمایاں ہے کہ سائنس موجوداتِ عالم پر غور و فکر اور تجربات سے کام لے کر کسی نتیجہ پر پہنچنے کا استدلالی معیار قائم کرتی ہے جو عقلاً قابلِ قبول ہو مگر مذہب طبیعیات سے بالا نظریاتی اور مشاہداتی تعلیمات پر مشتمل تعلیم پیش کرتا ہے اور موجودات کو ثانوی درجہ دے کر تخلیق کائنات کا تعلق علّام الغیوب خدائے خالق و قادر کی ہستی سے متعلق کرتا ہے جس کی منشاء اور قدرت سے کائنات ظہور میں آئی۔

اس طرح یہ بحث دو مختلف پہلوؤں یعنی فطرتِ عالم اور قدرتِ خداوندی کے مظاہر کی شکل میں چلتی ہے۔ عقل انسانی اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ موجودات کا نظام علت و معلول کے سلسلہ سے وابستہ ہے جو عالم فطرت کی حدود سے آگے نہیں بڑھتا اور حقیقی علت العلل معلوم کرنے سے قاصر ہے۔ البتہ مذہب اپنی مابعد الطبیعیاتی تعلیم کی بناء پر اس سلسلہ کو حقیقی علت العلل تک پہنچانے کا دم بھرتا ہے جو مادیت سے بالا روحانی اور غیبی ہستی کے وجود پر دلالت کرتا ہے۔ ویسے عقل بھی اس نظریہ کو قبول کرنے پر مجبور ہے کہ لطیف سے کثیف عنصر پیدا ہونے کا تخلیقی دستور العمل مان کر حقیقی علت العلل کو مادیت سے بالا کوئی روحانی ہستی تسلیم کرے۔ کیونکہ علت و معلول کے سلسلہ کی بحث بالآخر کسی غیر مادی لطیف علت العلل تک پہنچ کر تسلی بخش طور پر منتہی ہو جاتی ہے۔

یہ نظریہ بظاہر ناقابلِ قبول معلوم ہو مگر انسانی فطرت مشاہداتی طور پر ہر زمانہ میں اسے قبول کرتی چلی آئی ہے۔ مامورینِ الٰہی کے زمانہ بعثت کے حالات اور واقعات اس کے مصدق اور موثق ہو کر مخلوقِ الٰہی کی نظروں کے سامنے آتے رہے اور وہ اسی بناء پر مقبول ہو کر ان کے عقائد و نظریات میں تبدیلی کا باعث ہوئے۔ یعنی وہ ہستی باری تعالیٰ کو خالق کون و مکان مان کر اس پر ایمان لاتے رہے۔ لہذا تاریخِ عالم کے ہزارہا سال کے واقعات کو تسلیم کرنے سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

مذہبی تعلیمات کا ایک حصہ مابعد الطبیعیاتی امور پر مشتمل ہوتا ہے اگرچہ انسانی کوتاہ نظری موجودات سے بالا عالمِ غیب تک پرواز کرنے سے قاصر ہے مگر روحانی حقائق تسلیم کرنے سے کیسے انکار کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ مذہبی تعلیمات کی ثقاہت کی بناء پر تکوینِ عالم کے بارے میں مذہبی تحقیق کا اثبات لازم ہے۔ مذہبی تعلیم اجمالی طور پر جملہ تخلیقی مسائل حل کرنے میں کامیاب نظر آتی ہے۔ وہ خدائے علام الغیوب کی وحی کے ذریعہ معلوم حقائق ثانیہ بیان کرتی ہے اور تخلیق و تکوین کائنات کے سلسلہ میں زنجیر کی کڑیوں کو نہایت عمدگی سے جوڑتی اور کھولتی چلی جاتی ہے۔

شروع میں یہ جاننا ضروری ہے کہ مابعد الطبیعیات سے وہ غیب مراد ہے جس کے سانحات وقوع پذیر ہو کر نظر کے سامنے آتے رہتے ہیں۔ ان سے غیب کا علم حاصل ہوتا ہے۔ عام فہم الفاظ میں غیب کا لفظ مندرجہ ذیل صورتوں کو ظاہر کرتا ہے

۱۔ وہ افراد جو عقل اور حواس خمسہ کی گرفت سے بالا ہیں مگر قدرت سے ادراک میں آتے ہیں جیسے ہستی باری تعالیٰ اور ملائکہ وغیرہ۔

۲۔ وہ واقعات جو مستقبل کے پردے میں چھپے ہوتے ہیں اور اپنے وقت پر غیب سے ظہور میں آتے ہیں۔

۳۔ وہ جذبات و احساسات جو دل و دماغ سے متعلق ہیں۔ وہ دکھائی تو نہیں دیتے مگر قوتِ مدرکہ سے محسوس ہوتے ہیں۔ خوابیات بھی ان میں شامل ہیں

اس لحاظ سے کہا جا سکتا ہے کہ امورِ غیبیہ کا اظہار اسی دنیا میں ہوتا رہتا ہے۔ ہر شخص کو خواب آتے ہیں، خوشی اور غم کے جذبات طاری ہوتے ہیں۔ رنج و راحت کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ یہ امور خدائے غیب کی لطیف و خبیر علت العلل ہستی پر دلالت کرتے ہیں اور ابتدا میں اسی قادر و قدیر ہستی کے امر کُنْ فَیَکُوْن سے تخلیق کائنات پر بھی۔

متلاشیانِ حقیقت کی رہنمائی کے لئے دریں بارہ کوئی ایسا معیارِ تحقیق قائم ہونا ضروری ہے جس کی بناء پر حقیقت تک پہنچنا اور اس سے آگاہ ہو جانا آسان ہو جائے۔ لطیف سے کثیف شئے کی تخلیق کے مسلمہ معیارِ ہدایت کی روشنی میں بہترین عقلی معیار یہ معلوم ہوتا ہے کہ:۔

اوّل: کوئی لطیف و خبیر ہستی اپنے علم کُل کی بناء پر تخلیقِ عالم کی خود مدعی ہو

دوم: وہ ہستی اپنی قدرت سے تخلیق پر قادر ہو۔

سوم:۔ وہ لطیف و خبیر ہستی تخلیقی معلومات سے آگاہی بخشے۔

چہارم:۔ تخلیق کسی غرض و غایت پر مبنی ہو

پنجم:۔ غرض و غایت کی تکمیل میں مربوط نظام پایا جائے۔

ششم:۔ تخلیق عیب و نقص سے پاک ہو

ہفتم:۔ تخلیق کے اضافی شواہد سے خالقِ کائنات کی ہستی کا اثبات ہو۔

سائنسی تحقیق اس معیار پر پورا اترنے سے عاجز ہے کیونکہ اس کی تگ و دو صرف مادی تجربے تک محدود ہے اور اس سے آگے تحقیقی صلاحیت سے معذور سائنس محض تجرباتی بناء پر عمل تخلیق کسی آخری علتِ معلومہ کی طرف منسوب کر کے خاموش ہو جاتی ہے جو مخلوق ہونے کے باعث خود بھی کسی علت کی محتاج ہے۔ لہذا سائنسی نظریہ میں خالق حقیقی کے علت ہونے کی احتیاج کی تشنگی پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے سائنسی تحقیق ادھوری اور نامکمل ثابت ہوتی ہے۔

اس کے برعکس کلامِ الٰہی کی تعلیمات سے اس بارے میں اجمالی طور پر بخوبی روشنی پڑتی ہے اور عالمِ فطرت سے اس کا روشن ثبوت ملتا ہے۔ ان حقائق کی موجودگی میں کلامِ الٰہی کی رُو سے علّام الغیوب خدا کے قادرِ مطلق کی ہستی کو حقیقی علت العلل مان لینا عقلاً قابلِ قبول ہے۔ چودہ سو سال قبل جبکہ سائنسی ترقی کے معیار پر پوری نہ اتری تھی، کلامِ الٰہی میں بیان فرمودہ معلومات موجودہ ترقی یافتہ سائنسی دور میں بھی معیارِ صداقت پر پوری اتر رہی ہیں اور ان میں تا ایں دم کوئی فرق نہیں آسکا۔ بلکہ ثابت یہی ہوا ہے کہ خدائی قول و فعل میں مطابقت اور ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ عقل انسانی کسی قدر غور و فکر سے کام لے، کلامِ الٰہی کی تعلیم اور نظامِ فطرت میں مماثلت پا کر ہر دو میں سے کوئی بھی تفاوت یا نقص نظر نہیں آئے گا۔ کلامِ الٰہی کا بھی یہی دعویٰ ہے کہ نظامِ کائنات میں کوئی رخنہ یا خرابی نہیں۔ جیسا کہ فرمایا:۔

وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ

(قٓ ع ۱)

مثال کے طور پر پہلے لوگوں کا یہ خیال تھا کہ آسمان کوئی ٹھوس شئے ہے اور ستارے اس میں جڑے ہوئے ہیں۔ چودہ سو سالہ پہلے والی قرآنی تحقیق یہ ہے کہ اجرام سماوی

كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ

(الانبیاء ع ۳)

سب کے سب آسمان میں تیر رہے ہیں۔

یعنی آسمان کوئی لطیف سیال مادہ ہے جو ٹھوس نہیں اور سورج چاند ستارے اس میں گردش کر رہے ہیں۔ جدید سائنسی تحقیق نے اس سیال مادے کا نام ایتھر بتا کر کلامِ الٰہی کے ارشاد پر مہرِ تصدیق ثبت کر دی ہے اسی طرح اور حقائق کا حال ہے۔

مزید برآں نظامِ کائنات پر نظر ڈالنے سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ اس کے ہر شعبہ میں انجینئرنگ کی حسابی روح کارفرما ہے اور ہر شئے موزوں موقع و محل پر اپنا مفوضہ فریضہ بجا لا رہی ہے۔ بالفرض تھوڑی دیر کے لئے عناصرِ فطرت کے عملی کردار میں فرق ڈال کر سوچا جائے تو یہی معلوم ہوگا کہ اس فرق سے نظامِ عالم تباہ ہو جائے گا اور مقصدِ تخلیق باطل۔ مثلاً اگر سورج موجودہ مسافت کی نسبت چند ہزار میل زمین سے قریب تر ہوتا تو ساری زمین کی شدت تمازتِ آفتاب سے روئیدگی جھلس جاتی اور بالآخر جملہ حیات ختم ہو جاتی۔ زمین سراسر بنجر ہو جاتی اور اس پر کوئی نوعی پیدائش وجود میں نہ آتی۔

اگر سورج کی رفتار ایک ہزار میل فی گھنٹہ کی بجائے صرف ایک سو میل فی گھنٹہ ہوتی تو دن رات اس قدر لمبے ہو جاتے کہ زندگی اجیرن ہو جاتی۔ یہی حال دوسرے عناصر کے فریضۂ عمل میں تبدیلی ڈالنے سے وقوع میں آتا ہے۔ غرضیکہ تخلیق کائنات کا مربوط نظام خلّاقِ عالم کے عالم الغیب قادر و قدیر اور اس کے حکیم و خبیر ہونے پر دلالت کرتا ہے جو ہر عیب اور نقص سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاک ہے اور حکیمانہ غرض وغایت اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ سائنسدان بھی ان حقائق کو تسلیم کرنے پر مجبور ہیں۔

یہ حقائق بزبانِ حال پکار رہے ہیں کہ کائناتی معلومات سے آگاہ ہونے کے لئے کلامِ الٰہی سے استنباط کرنا مزید سائنسی ترقی کے لئے از بس مفید اور لازم ہے۔ مذہب سے بیگانگی کی بناء پر یہ کہہ دینا کہ یہ تو صرف مذہبی عقیدہ ہے، عقلِ سلیم درست ماننے سے ابا کرتی ہے بلکہ سائنسی اور عقلی تفہیم بھی کارخانۂ قدرت کی صفت ابلغ و اکمل سے متاثر ہو کر یہی امر ذہن نشین کر رہی ہے کہ کائنات خود بخود وجود میں نہیں آئی اور نہ یہ کوئی اتفاقی حادثہ ہے بلکہ اس کا کوئی خالق ضرور ہے اور اس کے پسِ پردہ کوئی غیبی ہاتھ کام کر رہا ہے جو حکمت و مصلحت سے عین روشناس ہے۔ سائنس دان بھی مجبور ہو کر اپنی زبان میں اسے کوئی عظیم طاقت بیان کرتے ہیں۔

قرآنی تحقیق

بشنو از نے چوں حکایت میکند

خدائے علّام الغیوب کا کلام چودہ سو سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ قرآنی تعلیم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ خالقِ کائنات ہے جس نے اپنی قدرت اور حکمت سے یہ دنیا پیدا کی اور اسی کو تخلیق کے اسرار و رموز کا صحیح علم ہے۔ تخلیق کے بارے میں قرآن مجید میں دو الفاظ خلق و امر کا استعمال ہوا ہے جن سے اس بارے میں استدلال کیا جا سکتا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ

(اعراف ع ۷)

خلق کا لفظ کسی مادے سے دوسرا وجود پیدا کرنے پر دلالت کرتا ہے اور لفظ امر عدم سے وجود میں لانے پر، جو قدرت الٰہیہ کی دلیل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی شان میں ارشاد ہے:۔

اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَ
شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ
کُنْ فَیَکُوْنُ۔ (یٰسین ع ۵)

خدا تعالیٰ جب چاہے "کُن" کہہ کر اپنی منشاء کے مطابق وہ شئے غیب سے پیدا کر لیتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کے بارے میں تخلیق کا لفظ ارشاد فرما کر ان کے بنیادی عنصر کو امر کُن سے خلق لہ کرنے پر مقرر کر دیا ہے یعنی آسمان و زمین کی پیدائش شروع میں کسی مادے سے ہوئی اور وہ مادہ خدائی امر کُن سے غیب سے وجود میں آیا تھا۔ آیہ کریمہ کے الفاظ

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

(البقرہ ع ۱۴)

اسی طرف رہنمائی کر رہے ہیں کہ آسمانوں اور زمین کی تخلیق کسی غیب سے پیدا ہونے والے مادے سے ہوئی جو بداہت کا رنگ رکھتا ہے یعنی غیب سے وجود میں آنے کا نہ کہ کسی مادے سے بننے کا۔ تخلیق کائنات کے بارے میں قرآنی تحقیق بمطابق آیۂ مبارکہ

اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰھُمَا
وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ
کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ (الانبیاء ع ۳)

یہ ہے کہ روزِ اوّل آسمان اور زمین دہن بستہ گولے کی مانند تھے۔ اسی گولے کے پھٹنے سے وہ کھل گئے اور پھر ہر زندہ شئے پانی سے پیدا ہونے لگی چونکہ منہ بند گولے کی تخلیق کسی مادے کی طرف منسوب نہیں بلکہ یہ تخلیق از مادہ خود ہوئی ہے اور بعد کی تخلیق کا مدار پانی پر بیان ہوا ہے لہٰذا ان سے دو مختلف اصول تخلیق، خلق و امر مستنبط ہوتے ہیں۔ اوّل وہ منہ بند گولا جو الٰہی امر کُن سے غیب سے وجود میں آیا اور پھر وہ حکم الٰہی سے کھل کر دُخان یا دھوئیں یا گیس کی صورت میں تبدیل ہو گیا۔ جیسا کہ فرمایا:۔

وَھِیَ دُخَانٌ

(حٰم السجدہ ع ۲)

اس وقت خلا میں دخان ہی دخان تھا۔

اور اس سے آسمان و زمین پیدا ہوئے۔ یہ ساری بے جان سلسلہ وار تخلیق امر کُن سے پیدا ہونے والے گولے سے ہوئی۔

دوم: اس کے بعد پانی سے لوحِ ارض پر زندگی کے آثار نمودار ہوئے اور بالآخر تخلیق تکمیل کے درجہ کو پہنچی۔ آیۂ ہذا میں تخلیق کے دونوں ادوار کا ذکر گویا کوزے میں دریا بند کر دیا ہے پہلا غیب سے بلا مادہ اور دوسرا پانی سے۔ تخلیق کائنات کی ترکیب کا یہ نچوڑ ہے۔

پس عملِ حیات بے جان مادے سے شروع ہوا۔ آیۂ ہذا میں ساری کائنات کی تخلیق و تکوین کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے۔

سائنسی تحقیق سے بھی ابتداً میں گیس کا گولا ہونا ثابت ہے۔ نیز یہ کہ گیس کے ذرات کے کیمیائی طور پر اجتماعی صورت میں آنے سے نظامِ آسمانی وجود میں آیا۔ گیس لطیف ذرات کا مجموعہ ہوتی ہے جو کیمیائی عمل سے اجتماعی صورت میں منجمد ہو کر مختلف شیئوں میں متشکل ہو جاتے ہیں۔ جدید نظریۂ اضافیت نے یہ تفہیم آسان کر دی ہے کہ ٹھوس مادہ گیس کے تینوں عناصر ہر صورت میں تبدیل ہو سکتے ہیں اور گیس سے مائع اور مادے میں منتقل ہو جانا تجرباتی طور پر صحیح مانا جا چکا ہے۔ آج کل گیس سے ساری دنیا میں انسی رنگ میں کام لیا جا رہا ہے۔ گیس سے ہزاروں چیزیں تیار کی جا رہی ہیں۔ لہٰذا تخلیق نظام شمسی کا باعث وہی مادی دخان یا گیس ہے جو پہلے سر بند گولے کی شکل میں تھی اور بعد میں وہ پھیل کر دھواں بن گئی۔ سائنسی لحاظ سے یہ معمہ بھی حل ہو گیا کہ جملہ کائنات مربوط حوادث کا نظام ہے پس دخانی گولا پہلا تخلیقی مرحلہ ہے، دوسرا دخان اور پھر دخان سے نظام شمسی بمع زمین تخلیق کا تیسرا مرحلہ پیدائش ہے

آیہ ہذا سے دوسرا نکتہ یہ منکشف ہوتا ہے کہ منہ بند گولے میں آسمان اور زمین ہر دو کا تخلیقی مادہ الگ الگ صورت میں موجود تھا۔ گولا پھٹ جانے کے بعد گیس کے ذرات قدرتی منصوبے کے مطابق اجتماعی صورتیں اختیار کر کے آسمان اور زمین بن گئے۔ آسمانی تخلیقی ذرات سے آسمان اور زمینی ذرات سے زمین۔

نیز یہ معلوم ہوتا ہے کہ آسمان اور زمین کی تخلیق کا کام آگے پیچھے نہیں ہوا بلکہ متوازی طور پر ساتھ ساتھ ہوا پس آسمان اور زمین تقدیر الٰہی سے بیک وقت اپنے اپنے ماحول میں موقع محل کے مطابق وقوع پذیر ہوئے۔ ان کی تخلیق یکے بعد دیگرے نہیں ہوئی۔ قدرت اپنا کام مختلف اقطاع جوّ و خلا میں برابر کرتی رہی۔ سائنسدان حضرات کو یہ نظریہ بھی مسلّم ہے۔

استرداد نظریہ

قرآنی تحقیق بعض سائنس دانوں کے اس نظریہ کو رد کرتی ہے کہ زمین سورج کا ہی مرورِ زمانہ کے تقاضائے فطرت کے تحت الگ شدہ حصہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ زمین پہلے سورج کا ہی حصہ تھی۔ سورج کے قریب کسی بزرگ تر سیارے کے گزرنے سے اس کی کشش کی طاقت سے وہ سورج سے ٹوٹ کر الگ ہو گئی۔ اس نظریہ میں خواہ مخواہ تکلّف پایا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ آسمان اور زمین الگ الگ پیدا کرنے پر قادر ہے جیسا کہ آگے چل کر معلوم ہوگا اس نے نظامِ آسمانی کی تخلیق کے دوران دو دن میں زمین کی تخلیق مکمل کر دی جبکہ نظامِ آسمانی کو چار دن لگے کیونکہ تخلیق کائنات کا عمل ساتھ ساتھ ہوا اور زمین کی تعمیر آسمانوں سے پہلے مکمل ہو گئی۔ آیہ ہذا میں کَانَتَا رَتْقًا کے ارشاد میں لفظ کَانَتَا الٰہی امر کُن کی روشنی میں عدم سے گیس کے گولے کی تکوین پر دلالت کرتا ہے۔

قرآنی تحقیق سے یہ تھیوری اس بناء پر بھی باطل ہو جاتی ہے کہ آسمان و زمین ہر دو کے اعمال میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اجرامِ فلکی زمین پر تاثیر اندازی کا کام کرتے ہیں جن کی استمداد سے ارضی ضرورت پوری ہوتی ہے اور زمین ان پر اثر انداز ہونے کی بجائے ان کی تاثیرات قبول کرتی ہے لہٰذا یہ عملی تفریق خاصیت بھی زمین سے آسمان کے الگ مادے سے مخلوق ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ یعنی گیس کے گولے کے اندر ہی آسمان و زمین کے تکوینی مادے الگ الگ موجود تھے آسمانی متعلقہ ذرّات سے آسمان وجود میں آئے اور زمینی ذرّات سے زمین۔

ایک حسابی الجھن یہ پیدا ہوتی ہے کہ جب سورج کی کشش زمین کو نسبتاً زیادہ قوی ہونے کے باوجود قریب سے نہ روک سکی تو نو کروڑ تیس لاکھ میل کے فاصلہ پر جا کر سورج کی کشش نے اتنے لمبے فاصلہ پر نسبتاً کمزور ہونے کے باوجود زمین کو کیسے روک لیا۔ کیا سورج کی کشش کی طناب اتنا فاصلہ طے کر کے زمین کو روکنے پر مؤثر ہوتی۔ زمین تو چھوٹا سیارہ ہونے کے باوجود ہر شئے کو اپنی طاقت سے اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ سورج بزرگ تر سیارہ ہو کر اس عادت سے کیوں محروم ہے۔

اس صورت حال سے البتہ یہی نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ حکیم مطلق نے شروع عرصۂ تخلیق کے دوران اپنی قدرتِ کاملہ سے سورج اور زمین کی مقدر ماحولی تخلیق میں ہی ایک دوسرے میں ان کے حسبِ حال و ضرورت طاقت کشش پیدا کر دی تھی۔ اس بناء پر ان کی اپنے اپنے موقع و محل پر تخلیق عمل میں آئی اور اسی باعث وہ اپنے اپنے ماحول کشش میں پابستہ ہو کر اپنا اپنا فریضہ ادا کرنے لگے۔ سورج اپنی قدرتی طاقت سے زیادہ کام نہیں لے سکتا کہ زمین کو قریب تر کر لے اور نہ زمین اپنے مدار کی گردش میں آگے پیچھے ہو سکتی ہے۔ گویا ان کی گردش ان کی مقررہ حدود کے اندر باہمی طاقت کشش سے ہو رہی ہے اور ان کے کام میں کمی بیشی کا امکان خارج از علّت ہے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان، فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

(۱۰)

مکرم	چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے کینال پارک لاہور	۳۰/۰۰	روپے
"	فرخ حیات صاحب کھیم ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰۰/۰۰	"
مکرمہ	بیگم سہیل کوثر صاحبہ " " "	۲۰/۰۰	"
"	بیگم سیدہ تبسم حسین صاحب " " "	۲۰/۰۰	"
"	والدہ چوہدری عبدالوحید صاحب " " "	۱۰/۰۰	"
مکرم	نصیر احمد ملک صاحب " " "	۳۰/۰۰	"
"	چوہدری ظافر احمد صاحب " " "	۵۰/۰۰	"
مکرمہ	امۃ السلام صاحبہ " " "	۵۰/۰۰	"
"	والدہ سیدہ ارشاد علی صاحب " " "	۳۰/۰۰	"
مکرم	ملک منور احمد جاوید صاحب مغل پورہ لاہور	۵۰/۰۰	"
"	خواجہ جمیل احمد صاحب " "	۲۰/۰۰	"
	حلقہ سمن آباد لاہور	۳۲۶/۰۰	"
"	خواجہ جمیل احمد صاحب مغل پورہ لاہور	۲۰/۰۰	"
مکرمہ	صفیہ بیگم بنت مستری عبدالکریم صاحب " "	۱۰/۰۰	"
	لجنہ اماء اللہ لاہور	۴۰/۲۵	"
مکرم	چوہدری فتح محمد صاحب محمد نگر لاہور	۲۰/۰۰	"
"	افسر امانت تحریک جدید منجانب مرزا محمد عثمان صاحب	۴۰/۰۰	"
مکرمہ	حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ربوہ	۱۰/۰۰	"
مکرم	حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ	۱۰/۰۰	"
"	احمد بخش صاحب سیکرٹری مال ڈیرہ غازی خان منجانب		"
"	داؤد احمد صاحب ایڈووکیٹ و احمد بخش صاحب	۱۰/۰۰	"
	منجانب چوہدری عبدالحمید صاحب انجینئر	۱۰۰/۰۰	"
"	چوہدری محمد حسین صاحب دارالامان کورٹلے روڈ سکھر	۳۱/۰۰	"
"	فقیر محمد صاحب سٹور آفیسر ایجنسی ہسپتال گلگت منجانب		"
"	مولوی اسد اللہ قریشی صاحب	۱۰/۰۰	"
"	محمد ریاض صاحب چک ۱۴۷/ر ب چوڑی ضلع فیصل آباد	۳۰/۰۰	"
"	قاضی خورشید عالم صاحب مریدکے ضلع شیخوپورہ	۲۰/۰۰	"
"	ملک مبارک احمد صاحب شیخوپورہ شہر	۱۰۰/۰۰	"
"	ملک محمد افضل صاحب واہ کینٹ	۱۰۰/۰۰	"
"	ملک ابرکت علی " "	۱۰/۰۰	"
مکرمہ	بیگم میجر عبدالحفیظ صاحب "	۲۵/۰۰	"
مکرم	قریشی محمد بخش صاحب "	۱۰/۰۰	"
"	محمد یوسف صاحب مالوکے بھگت سیالکوٹ	۵۰/۰۰	"
"	محمد بشیر احمد صاحب کوٹلی آزاد کشمیر	۱۰۰/۰۰	"
"	نذیر احمد صاحب شیزان ریسٹورنٹ نیویارک	۹۶۲/۰۰	"
"	چیف میڈیکل آفیسر ہسپتال ربوہ منجانب سیف الحق صاحب	۱۰۰/۰۰	"
"	ملک عبدالرب صاحب گول بازار ربوہ	۱۰/۰۰	"
مکرمہ	بیگم امۃ الحفیظ صاحبہ ناظم آباد کراچی	۵۰/۰۰	"
"	اہلیہ ڈاکٹر محمود احمد صاحب پشاور	۱۰/۰۰	"
"	مریم خواجہ بنت ڈاکٹر خواجہ محمود احمد صاحب پشاور	۱۰/۰۰	"
مکرم	بٹ الیکٹرک سٹور پشاور	۱۰/۰۰	"

(باقی)

تربیتی اجلاس

مورخہ ۱۲ مارچ کو مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم شرقی حلقہ لطیف کے تحت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل استاذ [illegible] نے کی۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد معتمد حلقہ نے رپورٹ کارگزاری پیش کی جس کے بعد محترم مولانا نے اپنے پُر اثر خطاب میں جماعتی تنظیم کی اہمیت، نماز باجماعت، تعلیم القرآن اور ادائیگی چندہ جات کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس ختم ہوا۔

(زعیم خدام الاحمدیہ حلقہ مسجد لطیف دارالعلوم شرقی ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بکھو بھٹی اور امیر حلقہ پسرور ضلع سیالکوٹ ۱۴ فروری کو بوقت چھ بجے صبح اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم یکم جنوری ۱۹۲۴ء کو بکھو بھٹی میں پیدا ہوئے۔ پیدائشی احمدی تھے۔ انتہائی مخلص اور دیانتدار تھے۔ ایک لمبا عرصہ بحیثیت پٹواری اور قانون گو سرکاری ملازمت میں رہے۔ پنشن پانے کے بعد اپنی زمین کی نگرانی کرتے رہے۔ دینی خدمات بڑے شوق اور جذبہ سے بجا لاتے۔ احمدیت کے فدائی تھے۔

۱۳ فروری کو آپ کو جسم کے بائیں حصہ پر فالج کا شدید حملہ ہوا، فوری طور پر سیالکوٹ میں ہسپتال پہنچایا گیا لیکن آپ جانبر نہ ہو سکے۔ ۱۴ فروری کو نماز جنازہ کے بعد جو مکرم مولوی محمود احمد صاحب معلم نے پڑھائی۔ آپ کو مقامی قبرستان میں دفن کیا گیا۔ جنازہ میں بکھو بھٹی کے علاوہ دیگر کئی جماعتوں کے احباب نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔

پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے ایک لڑکی شادی شدہ ہے ایک لڑکا اور لڑکی زیرِ تعلیم ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین۔

(محمد شفیع سیکرٹری جماعت احمدیہ بکھو بھٹی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

بازیافتہ نقدی

۲۹ فروری (بروز جمعہ) ایک پرس جس میں کچھ نقدی اور ایک رسید ہے گول بازار سے ملا ہے۔ جس کا ہو وہ درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کرے۔

(منظفر احمد اوورسیر محلہ فیکٹری ایریا نزد مسجد احمد)

اعلان برائے ناصرات

ناصرات کا مرکزی سالانہ امتحان ۳۰ مئی بروز جمعہ ۱۹۸۰ء منعقد ہوگا۔ ناصرات کی تمام سیکرٹریان سے گزارش ہے کہ الگ الگ تینوں معیاروں کے مطلوبہ پرچوں کی تعداد سے دفتر لجنہ مرکزیہ کو جلد مطلع فرمائیں تاکہ اسی کے مطابق پرچے چھپوائے جا سکیں۔ ناصرات کی سیکرٹریوں کو چاہیئے کہ امتحان کے لئے تمام ناصرات کو ابھی سے تیار کروائیں۔ کوشش کریں کہ تمام کی تمام ناصرات امتحان میں شرکت کریں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام: "تم خوش ہو، اور خوشی سے اچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے" (ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریب نکاح و رخصتانہ

ربوہ ۱۳ امان (مارچ) آج بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں عزیزہ امۃ الرشید صاحبہ بنت مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب مبلغ امریکہ کے نکاح کا اعلان مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے ہمراہ عزیز کیپٹن شاہد احمد صاحب سعدی ابن چوہدری فیروز خان صاحب دارالصدر غربی ۲۵ ہزار روپے مہر پر کیا۔ اور ایجاب و قبول کے بعد دعا کروائی۔ اس موقعہ پر ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی موجود تھے۔

دوسرے روز یعنی ۱۴ امان (مارچ) کو مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب کے مکان واقعہ دارالعلوم پر تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد۔ ناظر و وکلاء صاحبان اور کثرت سے احباب نے شرکت کی۔ باہر سے آئے میاں صاحب کے غیر از جماعت معززین بھی کثیر تعداد میں موجود تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لانے پر تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو قاری محمد عاشق صاحب نے کی اور پھر مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔ حضور کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بعض غیر از جماعت احباب خصوصاً ایک ماہر تعلیم نے پاکستان میں تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے لئے سوالات کئے۔ حضور نے نصف گھنٹہ تک بڑی وضاحت سے ان کی تشریح فرمائی۔ اور بتایا کہ اس میدان میں ہماری جماعت قابل قدر مساعی کر رہی ہے۔ نیز ہونہار بچوں کو وظائف دیکر انہیں ملک و ملت کے لئے مفید وجود بنا رہی ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ چوہدری خورشید احمد صاحب اوکاڑہ کی بیگم ڈاکٹر حمیدہ ملک صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار عباد اللہ گیانی مینیجر الفضل ربوہ)

۲۔ کوئٹہ میں میری بچی نسیم اختر صاحبہ زوجہ شیخ محمد اقبال صاحب اور میری بیوی بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(شیخ نذیر احمد بلال اسٹیٹس ربوہ)

۳۔ میرے بھائی عزیزم محمد اسلم ایس ڈی او واپڈا فیصل آباد ٹائیفائڈ بخار کی وجہ سے ایک ماہ سے علیل ہیں۔ گو بخار اتر گیا ہے۔ لیکن کمزوری بے حد ہے۔ احباب جماعت سے مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

ڈاکٹر مولوی محمد سالغر
سرجن سول ہسپتال فیصل آباد

اعلانات نکاح

۱۔ بتاریخ ۱۵ فروری ۱۹۸۰ء محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے خاکسار کے بیٹے محمد ایوب خان سلمہ کے نکاح ہمراہ عزیزہ خامسہ بیگم بنت شیخ ارشاد احمد صاحب کا اعلان بالعوض حق مہر دس ہزار روپیہ مسجد دارالذکر لاہور میں فرمایا۔ تقریب رخصتانہ ۲۹ فروری ۱۹۸۰ء کو لاہور ہی میں منعقد ہوئی۔ اور محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد نے دعا کرائی۔ دعوت ولیمہ یکم مارچ ۱۹۸۰ء کو ہوئی۔ جس میں جماعت کے احباب اور معززین شہر نے شرکت کی۔ عزیز محمد ایوب خان حضرت مولانا محمد یعقوب خان صاحب مرحوم ایڈیٹر لائٹ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور عزیزہ خامسہ بیگم سلمہا حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اس رشتہ میں اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے۔

عبدالسلام خان A-۱۳۹ احمدیہ پارک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور ۱۶

۲۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر مکرم محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے میری خالہ زاد بہن عزیزہ عابدہ طیبہ بنت مکرم عبدالشکور صاحب قریشی اسلام آباد کے نکاح کا اعلان مکرم برادرم ہاشم سعید صاحب وائس پریذیڈنٹ خدام الاحمدیہ لنڈن ابن مکرم محترم فیض عالم خان صاحب جنگوی کراچی کے ساتھ مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۸۰ء کو مسجد مبارک ربوہ میں بعد از نماز عصر فرمایا۔ احباب اس رشتہ کے فریقین کے لئے بابرکت ہونے اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کی دعا فرمائیں

خاکسار ڈاکٹر لطیف احمد قریشی فضل عمر ہسپتال ربوہ

۳۔ عزیزم سید شاہد افتخار ابن کیپٹن سید افتخار حسین صاحب کا نکاح محترمہ مسرت جمیل بنت ڈاکٹر صادق احمد صاحب سے بعوض دس ہزار روپیہ مہر پر مولانا عبدالسلام طاہر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی نے بمقام کنری مورخہ ۸ فروری ۱۹۸۰ء بروز جمعہ پڑھا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ کرے آمین۔ سید افتخار حسین ناظم آباد کراچی

۴۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم ناصر احمد صاحب کا نکاح مکرمہ ریحانہ ناصر بنت علی محمد صاحب نجم مقیم ربوہ کے ساتھ مکرم محترم جناب حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی نے مورخہ ۲۷/۲/۷۹ کو بعد از نماز مغرب مسجد المہدی گول بازار ربوہ میں پڑھایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو مبارک کرے۔ اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین

محمد طارق محمود مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ میرپور خاص

گمشدہ کڑا

مکرم عبدالباسط خان صاحب الیکٹرونکس کنسرن ہال روڈ لاہور کی والدہ محترمہ کا ایک سونے کا کڑا وزنی ۲½ تولہ ۲۷/۱۲/۷۹ کو جلسہ سالانہ کے دنوں میں کہیں گر گیا تھا۔ اگر کسی دوست کو اس بارہ میں کوئی علم ہو تو مندرجہ بالا پتہ پر اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ قاضی عزیز احمد نظارت امور عامہ

دھوپ اور نظر کی عینکوں کا مشہور مرکز

بارعایت اور معیاری چشمے

— حاصل کریں —

سٹینڈرڈ آپٹیکل سروس بانو بازار

سیالکوٹ

فون نمبر ۵۷۱۴

الفضل کا مسیح موعود نمبر

روزنامہ الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۸۰ء کو یوم مسیح موعود کے مبارک موقع پر ایک خصوصی نمبر نکال رہا ہے جس میں اس موضوع پر کار آمد مضامین شامل اشاعت ہونگے اس نمبر کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہوگی قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

• ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
• اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

پر

۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ

راوی روڈ۔ لاہور

تشریف لائیں

فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ ٭ رہائش ۶۲۹۳۰ ٭ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۰۳۶۲

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے الطہ پیدا کریں

نرخنامہ

اکسیر رانی کھیت (گولیاں)

فی شیشی -/۲ روپیہ درجن -/۱۸ روپے
گرس -/۲۰۱ روپے معہ بونس

رانی کھیت انجکشن

فی شیشی (۲۰ مرغیوں کے لئے) -/۲ روپے
درجن -/۱۸ روپے گرس -/۲۰۱ روپے معہ بونس

پولٹری کی ادویات کا مفصل لٹریچر مفت

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷